قیمت سالانہ ۔۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۵ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ۱۳ اپریل ۱۹۱۷ء | نمبر ۱۵

گلدستہ اخبار

۲۱ فروری اور یکم اپریل کے درمیانی عرصہ میں انگریزی فوجوں اور بحری قزاقوں کے درمیان ۹۴ لڑائیاں ہوئیں۔

چونکہ جرمنی کو خشکی جنگ میں کامیابی کی امید نہیں ہے۔ اس لئے اس نے بحری قزاقی پر زیادہ زور دیا ہوا ہے۔

نیز اس کو بحری جنگ میں بھی کامیابی کی امید نہیں ہے۔ اسی لئے لوٹ مار پر کمربستہ ہے

ڈچ گورنمنٹ نے برٹش گورنمنٹ کو آخرکار اطلاع دیدی ہے کہ ڈچ بندرگاہوں میں کوئی مسلح تجارتی جہاز داخل نہ ہونے پائے گا۔

معلوم نہیں کہ برٹش گورنمنٹ اس میں کیا کریگی دونوں سلطنتوں کے درمیان یہ بہت سخت معاملہ ہے

امریکہ کے ۲۳ ہزار کارخانوں نے اپنے کارخانے گورنمنٹ کے پیش کر دیئے ہیں۔

مائنز پر جرمن نے ۷۵ ہزار گولے برسائے صرف ۵ اسویلین کا نقصان ہوا۔

اعلان کر دیا گیا ہے کہ امریکہ اور جرمنی کے درمیان جنگ ہے۔

امریکن سفیر مقیم وائنا نے اپنے پاسپورٹ طلب کئے ہیں۔

امریکہ کے جنگ میں شریک ہونے کی وجہ سے امریکہ کی انگریزی رعایا کو انگریزی افواج میں داخل ہونے کا حق حاصل ہو گیا ہے۔

امریکی کانگرس نے ۵ ارب ڈالر حلیفوں کو قرضہ دینا منظور کر لیا ہے۔

یونان میں نئی جانبی ہو رہی ہے۔

باشندگان بغداد مقیم مارسیلز نے بغداد کو ترکی جوئے کے نیچے سے آزاد کر دینے کی شکرگزاری میں ۳۲۰۰ ہزار پونڈ بھیجے ہیں۔

یہ رقم برٹش ریڈکراس کے فنڈوں میں دی گئی ہے

قزل رباط پر روسی اور انگریزی فوجیں ملگئی ہیں

ہانگ کانگ کے چینیوں نے دس لاکھ ڈالر سالانہ چینی امپیریل گورنمنٹ کو دینا کیا ہے جب تک کہ جنگ رہے۔

ترکی فوجیں کفری کی جانب رجعت کر رہی ہیں

جس تاریخ پر روسیوں نے کرمانشاہ لیا اُسی روز انگریزی فوجیں بغداد میں داخل ہوئیں۔

ہز ایکسیلینسی وائسرائے اور لیڈی چیمسفورڈ ۲ تاریخ کو امرتسر تشریف لائینگے۔

اور لیڈی صاحبہ ممدوحہ پرنس آف ویلز نیشنل ہاسپٹل کا سنگ بنیاد رکھینگی

ہفتہ مختتمہ ۵ اپریل میں انڈین وار لون کی درخواستوں کی رقم ۹۵۵۱۲۰۰ روپیہ پہنچ گئی

امریکن نجومی کہتے ہیں کہ ۲۲ اپریل کو ایک ستارہ زمین پر گریگا۔ جس سے سخت نقصان ہوگا یہ ستارہ میکسیکو میں یا بحرالکاہل میں گرے گا۔

تار برقیات

سلطنت میں ہندوستان کا درجہ

لندن ۳ اپریل - امپیریل وار کانفرنس میں ہندوستانی ڈیلیگیٹوں کا استقبال کل نیشنل انڈین اور نارتھ بروک سوسائٹیوں کی طرف سے کیا گیا - سر جے میسٹن نے کہا کہ انگلستان میں ہمارے استقبال میں جو سرگرمی ظاہر کی گئی وہ ہماری امیدوں سے بہت زیادہ تھی - مہاراجہ بیکانیر نے کہا کہ میں اپنے ہموطن طلباء سے مخصوصاً خوش ہوں - جن پر نہ صرف ان کی مادری سرزمین کی آئندہ کی خدمات کی ذمہ داریاں ہی منحصر ہیں بلکہ مشرق اور مغرب کے درمیان قلبی تعلقات کو قائم رکھنے اور مضبوط کرنے میں ممد و معاون ہے اور جو اس بڑی سلطنت کی بہبودی کیلئے نہایت ضروری ہے جس پر ہم سبھوں کو اس کے ساتھ تعلق رکھنے میں بڑا فخر ہے - ہمارے سرگرم ممکن استقبال میں وزیر اعظم اور خود حکومت کرنے والی سلطنتوں کے وزیر متفق ہیں اور میرے نوجوان ہموطن ہندوستان اور ہندوستانیوں کی جانب سلطنت کے تمام حصوں کی رضامندی کا یقین رکھیں - سر ایس پی سنہا نے کہا - ہندوستانی طلباء اپنی حفاظت میں ہندوستان کی عزت اور وفاداری میں رکھیں بلاشک وہ ملکہ نہیں - اپنی مادری سرزمین کی بہترین طریق پر خدمت کرنا انگریزوں کو یہ بتا دینا ہے کہ وہ سلطنت کے جان نثار فرزند ہیں -

آسمانی جنگ

لندن ۶ اپریل - سر ڈگلس ہیگ کا اشب کا مراسلہ مظہر ہے کہ ہم نے سینٹ کوئنٹین کے شمال کی جانب لیمپائر گاؤں لے لیا - اور کچھ آدمی قید کر لئے - بہت سے جرمن سپاہ مرے ہوئے پائے گئے ہم فریسول کے شمال مشرق کی جانب اور زیادہ آگے بڑھ گئے - اور سخت جنگ کے بعد دشمن کے بالمقابل حملے پسپا کر دیئے - گزشتہ ہفتہ سینٹ کوئنٹین اور اس کے درمیان دشمن کے سخت نقصانات کا ثبوت اس بات سے پایا جاتا ہے کہ بہت سی جگہوں میں ان کے بے شمار مردے پائے گئے - ہمارے ہوائی جہازوں نے متعدد طول پوزیشنوں میں خاص خاص ریلوے جنکشنوں - سامان جنگ کے ذخائر اور ہوائی جہازوں کے کارخانوں پر کامیابی کے ساتھ بم پھینکے

لندن ۷ اپریل - اس سہ پہر کا فرانسیسی مراسلہ مخبر ہے کہ دریائے سوم اور آئس کے درمیان اور سائنس کے شمال میں متفرق جگہوں پر گولہ باری ہوتی رہی - مگر پیادہ فوج کی کوئی لڑائی نہیں ہوئی سینیول کے مغرب کی جانب ہم پارس کے ذریعے ہم رائمز کے شمال المغرب کو آگے بڑھتے رہے - دشمن نے رائمز پر سخت گولہ باری کی - ارگون میں فلوٹ پر ہم نے کامیابی کے ساتھ حملہ کیا -

لندن ۷ اپریل اس سہ پہر کا فرانسیسی مراسلہ علاقہ ڈن گرگنز میں پیادہ فوج کی کسی مٹ بھیڑ کے بغیر سخت گولہ باری کی رپورٹ دیتے ہوئے کہتا ہے کہ ہم ہینڈری کورٹ کے شمال کی جانب اور زیادہ آگے بڑھ گئے - سائنس کے شمال مشرق میں جرمن کے ایک جاسوسی کرنے والے دستہ پر ہم نے تک پسپائی اور ان کو منتشر کر دیا - بیری آؤ بک کے شمال مشرق سے جانبین سے گولہ باری ہوتی رہی - ہمارے ہوائی جہازوں نے ڈیموٹیلر - سینکورٹ اور دیگر مقامات پر کامیابی کے ساتھ بم پھینکے - جرمنوں نے جو رائمز پر گولہ باری کی تھی اس سے ۱۰ سویلین مارے گئے جن میں تین عورتیں تھیں -

ایضاً ایضاً - سر ڈگلس ہیگ اشب کو تار دیتا ہے - کہ ہم سلینس اور ہین کورٹ کے درمیان بہت سی جگہوں پر آگے بڑھ گئے - اور فرسٹی لاتھیبٹ کی مضافات تک پہنچ گئے - ۵ و ۶ اپریل میں ہمارے ہوائی جہاز دشمن کی آمد و رفت کو برابر سراسیمہ کرتے اور عقب پر بہت دور تک اس کی جنگ کرنے والی فوجوں کی تلاش میں رہے - باوجود دشمن کی سخت مخالفت کے ہمارے ہوائی جہازوں نے دشمن کے عقب میں دشمن کے ملک میں کئی میلوں تک بڑے بڑے قطعات کی ۱۰ سو فوٹو لیں - اس اثناء میں آسمانی جنگ نے جو ہوائی جہازوں کی مدد کی وہ نمایاں تھی - عقب میں بہت دور تک ہمارے ہوائی جہازوں نے دشمن کے ہوائی جہازوں کے سٹیشنوں پر - سامان جنگ کے ذخائر اور ریلوں پر بم کی بارش کے سترہ کامیاب حملے کئے اور ایک ٹن بم کے گولے ان پر گرائے - بڑے بڑے مورچوں کے درمیان پورے وقت تک سخت لڑائیاں ہوتی رہیں - ہماری ۸ ہوائی مشینیں گم ہیں جن میں بہت سی کی بابت کہا جاتا ہے کہ وہ نیچے گرائے گئے ہیں - دشمن کے پندرہ ہوائی جہاز نیچے اتارے گئے - اور زمین پر گرتے نظر آئے تیرہ اور مجروح ہو کر نیچے اتارے گئے - جن میں سے بلاشک بہت سے ہلاک ہوئے - دشمن کے دو



ایڈیٹوریل نوٹس

دنیا کا روشن اور تاریک پہلو

بائبل کا اُپٹیمیزم اور پسیمیزم

اُپٹیمیزم کے مقابلہ میں پسیمیزم ہے۔ اس تعلیم کے ماننے والے دنیا میں صرف بُرائی اور دکھ ہی کو دیکھتے ہیں۔ ان کی نظروں میں دنیا اور مافیہا میں صرف بُرائی ہی بُرائی اور دکھ ہی نظر آتا ہے۔ مقدس پولوس رسول نے بھی غیرمسیحیوں کے اخلاق کا ذکر کرتے ہوئے اسکا ذکر کیا ہے یا دوسرے الفاظ میں ہم اس تعلیم کو یوں بیان کر سکتے ہیں کہ دنیا کے تاریک پہلو کے ماننے والے زندگی پر خوشی کے نقطۂ خیال سے نظر ڈالتے ہیں اور اس نتیجہ پر آجاتے ہیں کہ انسان کی زندگی کلیتہً دکھ اور مصیبت کی زندگی ہے لیکن ان تمام شکایات کا خاتمہ اس مقولہ پر ہو جاتا ہے کہ "سب کچھ بطلان ہے" یا دوسری عبارت میں انسان کی زندگی بالکل بے ٹھکانے اور بے معنی اور بے مقصد ہے۔ بے شک یہ غیرمسیحیوں کا پسیمیزم ہے جس کے مطابق دنیا کے اندر جو نقص یا قصور نظر آتا ہے وہ ایک محض قسمت یا ادرشٹ پر محمول کیا جاتا ہے۔ اور اس نقص یا قصور کی کمی یا ادا نہیں ہو سکتا۔ لیکن ہم بائبل کو اپنے سامنے لاتے اور اُس کی روشنی میں اس کو دیکھتے ہیں۔ تو مسیحیت کے ساتھ اُس کا بہت زیادہ نزدیکی تعلق نظر آتا ہے۔ خداوند مسیح کا فرمودہ ہے۔ "کہ تندرستوں کو حکیم درکار نہیں بلکہ بیماروں کو" (متی ۹-۱۲) پس اخلاق نقطۂ خیال سے اگر تاریخ کے خوشی سے مملو اور مسرور زمانوں پر غور کیا جائے۔ اور اس کا مقابلہ پراندوہ زمانوں کے ساتھ کیا جائے تو موخرالذکر زمانے اور اُن کے واقعات اور حالات زیادہ سبق آموز معلوم پڑتے ہیں۔ کیونکہ رنج و دکھ سے گناہ کے اقرار اور توبہ کا راستہ کھلتا ہے۔ اور مسیحی اخلاق کے پسیمیزم کے ذریعہ سے حقیقی اُپٹیمیزم تک ہماری رسائی ہو جاتی ہے۔

دنیا کے تاریک پہلو پر نظر ڈالنے والے عالم لوگ یعنی پسیمسٹ اس عالم کے خلل انداز اور برباد کن طاقتوں پر نظر ڈالتے۔ ایسے عالم ہمیشہ خیال کرتے ہیں۔ کہ عالم میں انہیں طاقتوں کا دور دورہ اور غلبہ ہے۔ فطرت عالم میں ہر جگہ زندگی کے اندر موت موجود۔ انسان کے ہر معاملہ میں بدی نیکی پر مستولی ہے۔ اس عالم میں ہر سمت اور ہر مقام پر جبر اور تشدد کا راج ہے۔ پس اسی قسم کی باتوں کو اپنا نصب العین بنا کر محاسب ہیں یعنی پسیمسٹ لوگ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ انسان کی زندگی بالکل غیرمعین اور بے معنی اور بے مقصد ہے۔ لیکن باوجود اس قسم کا خیال رکھنے کے بھی اس تعلیم کے ماننے والے ایک ایسے مکمل عالم کے طالب اور متوقع ہیں کہ جو حقیقی پسیمسٹک دنیا سے بالکل نرالا ہو۔ اور اس جہان کا نظم و نسق خواہ کیسا ہی برعکس اس موجودہ دنیا کے نظم و نسق سے کیوں نہ ہو۔ مگر لازم ہے کہ وہ دنیا ایسی ہو جس میں ہر فرد انسانی کو پورا اور حظ جاودانی اور کامل اطمینان ملجائے۔ لیکن مکمل دنیا کی عین اس طلب اور آرزو میں اس مخفی یقین اور انبساط کی جھلک بھی نظر آتی ہے۔ کہ ایسی کامل دنیا کا ظہور بالضرور ہوگا۔ پسیمیزم یا فلسفہ معائب بینی کی سب سے بڑی مثال پرانے عہدنامہ میں واعظ کی کتاب میں ملتی ہے۔ جس کا مقولہ یہ ہے کہ "سب بطلان اور ہوا کی چران ہے"۔ یہ واعظ سلیمان بادشاہ تھا۔ جس نے یروشلم میں ہر قسم کے سامان عیش و طرب اور علوم و فنون کے خزانے قیاسی اور عملی ہر دو مہیا کئے تھے۔ ہر بات پر کامل غور و فکر اور اُس کا ذاتی تجربہ کیا تھا۔ اور ان سے نتیجہ نکالا تھا کہ زندگی کا کوئی معین مدعا نہیں ہے جس میں آدمی اطمینان حاصل کر سکے۔ اُس کا بیان ہے کہ "سو میں نے بزرگ ہوا اور سبھوں کی بہ نسبت جو یروشلم میں میرے آگے تھے زیادہ ترقی کی میری حکمت بھی مجھ میں قائم رہی۔ اور سب کچھ جو میری آنکھیں چاہتی تھیں میں نے اُن سے باز نہیں رکھا میں نے اپنے دل کو کسی طرح کی خوشی سے نہیں روکا کیونکہ میرا دل میری ساری محنت سے شادمان ہوا اور میری ساری محنت سے میرا بخرہ یہی تھا۔ بعد اس کے میں نے ان سب کاموں پر جو میرے ہاتھوں نے کئے تھے اور اُس محنت پر جو میں نے کام کرنے میں کھینچی تھی نظر کی اور دیکھا کہ سب بطلان اور ہوا کی چران ہے۔ اور آسمان کے تلے کچھ فائدہ نہیں" (واعظ ۲: ۹ سے ۱۱) وہ آپ دنیا کے اندر اپنی تمام محنتوں اور مشقتوں کا کوئی اصلی اور پایدار معاوضہ نہیں دیکھتا ہے۔ اس مقام پر پھر مگر جس بات سے اُس کو اور زیادہ تقویت اپنے خیالات کے بارے میں ملتی ہے وہ یہ ہے کہ انسان کی زندگی میں کوئی اصلی اور قائم رہنے والی ترقی نہیں ہے۔ فلسفہ محاسن بینی میں اس بات پر فخر کیا جاتا ہے کہ انسان برابر ترقی کرتا جاتا ہے اور کہ ایک سنہرا زمانہ ستقبل ضرور آئیگا۔ لیکن اس کے مقابل میں واعظ کہتا ہے کہ "سورج کے نیچے کوئی نئی چیز نہیں"

یعنی کہ آجکل اعلےٰ درجہ اور قسم کی ترقیات اور اکتشافات دنیا میں نظر آرہے ہیں۔ وہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ بلکہ قدیم زمانہ کا صحیح اعادہ ہے اور وہ بھی بطلان ہے۔ اور وہی پرانا بطلان اور پرانی مصیبت انسان کے ساتھ آج تک وابستہ چلے آتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی نئی بات وقوع میں نہیں آتی۔ "کیا کوئی چیز ایسی ہے۔ جس کی بابت کہہ سکیں۔ کہ دیکھو یہ تو نئی ہے؟" (واعظ ۱: ۹-۱۰) کیونکہ جب تک اس ترقی سے زوال اور موت کا تعلق نہیں ہوتا۔ تب تک دنیا میں کوئی ترقی یا ایسی چیز بھی نہیں ہو سکتی جس کو نیا کہا جا سکے۔ جو بات فلسفہ محاسن بینی کے رو سے نئی بتائی جاتی ہے واعظ اس کو پرانی بتاتا ہے۔ خواہ وہ علم ہو خواہ آلاتی خواہ کچھ اور۔ اور اگرچہ موجودہ ترقیات سے زندگی کے تمام تجربات کا پردہ اٹھ جاتا ہے۔ تو بھی اس سے وہ اصلی دیرپا معاد حصول نہیں ہو سکتا جس سے ہم قائم رہ سکیں۔ اور تاکہ اس دنیا میں کوئی اصلی نئی چیز دیکھ آئے اس کے لئے ہستی کے نئے سامان اور شرائط کی ضرورت ہے۔ خواہ وہ روحانی ہو خواہ وہ طبعی۔ الغرض جس بات کا واعظ طالب ہے اس کا اگرچہ وہ ذکر نہیں کرتا تاہم وہ وہ نئی خلقت ہے جس کا ذکر مسیحی مذہب نے کیا ہے۔ یعنی نیا آسمان اور نئی زمین۔ اور جب تک انسان اس نئے آسمان اور نئی زمین یا نئے یروشلیم کی برکات سے بہرہ ور نہیں ہوتا۔ جب تک انسان اصلی باتوں میں ترقی نہیں کرتا تب تک وہ برابر تکرار ہی کرتا رہیگا اور یہ تکرار خواہ کیسا ہی اعلیٰ اور افضل و بےنظیر کیوں نہ ہو وہ پھر بھی تکرار ہی ہے۔ بہر نہج یہ سب بطلان ہی کا جگڑ ہے۔ جو بار بار آتا رہتا ہے۔ جو واعظ کی عبارت میں یوں مذکور ہوا ہے کہ "سورج نکلتا ہے اور سورج ڈھلتا ہے۔ اور اپنے مکان کو جہاں سے اٹھا تھا چلا جاتا ہے۔ ہوا دکھن طرف چلی جاتی ہے۔ اور پھر کھاکے اتر کی طرف پھرتی ہے۔ ہمیشہ چکر مارتی ہے اور اپنے گھماؤ کے مطابق پھیرا کرتی ہے۔ ساری ندیاں سمندر میں بہ جاتی ہیں پر سمندر بھر نہیں جاتا۔ اسی جگہ جہاں سے نکلیں ادھر ہی کو پھر جاتی ہیں۔ . . . جو ہوا وہی پھر ہوگا اور جو چیز بن چکی ہے وہی ہے جو بنائی جائے گی۔"

ہندوستانی نوجوان مسیحیوں کی فراخ دلی

پریسبٹیرین کلیسیا شہر جالندھر کے پاسبان پادری رلارام صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ امسال تاریخ ۵ اپریل لاہور پریسبٹری کا جلسہ فیروزپور شہر میں منعقد ہوا۔ مسٹر الیعزر متھیاس صاحب نے جو بزرگ پادری متھیاس صاحب مرحوم مغفور کے فرزند ارجمند ہیں بڑی فراخدلی سے پریسبٹری کے کل شرکا کی اپنی جیب خاص سے ۸ تاریخ تک اعلےٰ پیمانہ پر مہمانی کی۔ اور مسز عبداللہ آتھم صاحبہ نے اپنی رٹریٹ کوٹھی پریسبٹروں کے آرام کیلئے عنایت فرمائی۔ ۸ تاریخ کی شام کو پریم بھوجن ہوا جس میں کل دیسی اور ولایتی ممبران پریسبٹری حاضر تھے۔ سب نے چیرز کے ساتھ مسٹر متھیاس صاحب و مسز عبداللہ آتھم صاحبات کا دلی شکریہ ادا کیا۔ اور دیگر ان سب بہنوں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس میزبانی میں امداد فرمائی تھی۔

شہزادہ امیر حسن صاحب کی خدمت کھیکڑہ میں

سٹیٹ مشن کھیکڑہ ضلع میرٹھ سے سعید الدین گیلانی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ شہزادہ امیر حسن صاحب جو کہ ان دنوں ایک مسیحی فقیر ہیں واقعہ ۳۰ مارچ ۱۹۱۷ء کو ہمارے علاقہ کھیکڑہ میں آپ کی کاروبار کی امداد کے لئے اتفاقیہ تشریف فرما ہوئے۔ اور خاص قصبہ کھیکڑہ کے بازار میں ہم سب کارکنان قصبہ ہذا کو ساتھ لیکر ہندوستان کی نااتفاقی کے مضمون پر نہایت دلچسپی سے بہ اثبات کلام الٰہی وعظ فرمایا۔ لوگوں نے اپنا کاروبار بھی چھوڑ کر دلی خوشی سے آپ کا وعظ سنا۔ اور بڑے خوش ہوئے۔ آخر میں واعظ صاحب موصوف نے شفیع المذنبین **خداوند یسوع مسیح** کو ظاہر کیا۔ پھر خاص چماروں کی بستی میں شام کے وقت میرزا صاحب مذکور تشریف فرما ہوئے۔ اور شاہی دعوت پر وعظ کیا۔ لوگوں پر بڑا اثر ہوا۔ اور دو چمار نے اپنی چوٹیوں کو کٹوایا۔ جو کہ انہوں نے حماقت وجہالت سے رکھ لی تھیں۔ پھر میرزادہ صاحب سنگولا نامے ایک گاؤں میں جو قصبہ کھیکڑہ سے چار میل ہے۔ تشریف لے گئے۔ اس گاؤں میں چماروں کی بستی میں تیرہ شخصوں نے وعظ سے قائل اور متاثر ہو کر بپتسمہ پایا۔ بلاشک جو خداوند یسوع میں لولین ہے۔ اور اسی جیسا مزاج رکھتا ہے۔ خدا اور خداوند یسوع مسیح کی طرف سے اس کو عالم بالا سے الٰہی خدمت کے لئے طاقت اور لیاقت اور تاثیر ضرور عطا ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ میرزا صاحب کے کلام میں پائی جاتی ہے۔ آخر کار ۱۲ اپریل ۱۹۱۷ء کو اس الٰہی خدمت کے انجام پر وہ قصبہ بڑوت ضلع میرٹھ کو تشریف لے گئے۔ خدا ان کے ساتھ رہے اور اپنی خدمت کے لئے انہیں اور بھی زیادہ ہمت اور طاقت بخشے۔ آمین۔

نور افشاں کے لئے نئے خریدار دیجئے۔

جنرل اسمبلی کمیشن فنڈ

جنرل اسمبلی کمیشن فنڈ کے خزانچی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ماسوائے دو پریسبٹریوں کے سب نے اس فنڈ کے متعلق مسئولہ چندہ بھیج دیا ہے۔ اور تین پریسبٹریوں نے اپنے مقرر چندہ سے زیادہ بھیجا ہے۔ یہ کمیٹی اُن پریسبٹریوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہے جنہوں نے اس فنڈ میں بڑی فراخ دلی اور خوشی سے چندہ دیا ہے۔ جن پریسبٹریوں نے اپنا اپنا چندہ اب تک نہیں بھیجا یا جنہوں نے اپنے چندوں کا صرف کچھ حصہ بھیجا ہے۔ اگر وہ اپنا اپنا چندہ پورا بھیج دیں تو رقم کو ۱۴ روپیہ اور مل جائیگا۔ لہذا خزانچی صاحب درخواست کرتے ہیں کہ اس چندہ کی جانب فوراً توجہ دیجاوے۔ خزانچی صاحب کے حساب سے معلوم ہوتا ہے کہ جس کام کو شروع کیا گیا ہے اسکو چلانے کے لئے ۶۵۷ روپیہ کی ابھی ضرورت ہے۔ اس لئے کمیٹی کل کلیسیاؤں سے بزور دیگر سنجیدگی کے ساتھ اپیل کرتی ہے کہ خدا کی بادشاہت کو ہندوستان میں پھیلانے اور مضبوط کرنے کے لئے توجہ دیجائے اور اس ضرورت کو بہت جلد رفع کیا جائے۔ کمیٹی ہر چندہ اور عطیہ کو جو اس کام کے لئے بھیجا جائے کا بڑی خوشی اور شکریہ کے ساتھ قبول کرے گی۔ تمام چندے یا عطیات بذریعہ منی آرڈر یا چک الہ آباد بنک کے مینیجر کے نام پر الہ آباد بھیجنے چاہئیں۔ اور ساتھ ہی بنک والوں کو یہ ہدایات لکھنا چاہیئے کہ ہندوستان کی پریسبٹیرین چرچ کی جنرل اسمبلی کے فنڈ میں وہ چندہ یا عطیہ جمع کیا جائے۔

زرافشاں کی ترقی امداد سے فراموش نہ کیجئے

کون کون سی قوموں میں سے کتنی کتنی بھرتی ہوتی

صوبہ پنجاب کی قانونی کونسل کے گزشتہ اجلاس کی کارروائی میں جو پنجاب گزٹ میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں آنریبل سردار گجن سنگھ صاحب کے سوال کے جواب میں گورنمنٹ کی جانب سے پیش کیا گیا کہ پنجاب میں ذیل کی قوموں میں سے ذیل کی تعداد سپاہیوں کی جنگ کے لئے بھرتی ہوئی

جٹ سکھ	۱۱۰۹۰	دیگر سکھ	۴۲۰۷
مسلمان بلوچ	۵۶۷	پنجابی مسلمان	۲۰۶۸۰
مسلمان ہندوستانی	۱۲۲۵	مسلمان راجپوت	۹۰۷۵
دیگر مسلمان	۱۱۶۶۹	ہندو ڈوگرہ	۴۳۵۴
ہندو راجپوت	۲۸۲۴	جاٹ	۶۳۷۴
برہمن	۶۸۱۷	اہیر	۱۹۲۸
گوجر	۹۷۹	دیگر ہندو	۲۵۸۰
عیسائی	۸۵۲	دیگر اہل مذاہب	۸۹۵

کل میزان ۸۴۲۴۷

ضلع واروں کی تعداد

رنگروٹوں کی ضلع وار بھرتی میں سب سے پہلا نمبر راولپنڈی کا ہے جہاں ۱۰۹۶۷ پھر جہلم سے ۷۸۴۴۔ گجرات سے ۷۴۵۸ اٹک سے ۵۸۶۹ گوڑگانوہ سے ۵۴۷۶ امرتسر سے ۵۳۵۲ رہتک سے ۴۹۶۶ حصار سے ۴۸۶۳ کانگڑہ سے ۶۳۰۴ لودہانہ سے ۳۱۲۹ گورداسپور سے ۳۰۸۸ جالندھر ۲۸۲۳ سیالکوٹ ۲۴۰۵ انبالہ ۱۸۱۳ شاہ پور ۱۷۱۶ فیروزپور ۱۴۳۲ لاہور ۲۲۱۸ باقی اضلاع سے اس سے بھی کم بھرتی ہوئے۔

کاغذ کے عوض میں نکل کا استعمال

کاغذ کی گرانی کا جو حال ہے وہ دراصل لٹریچر پر بڑا بھاری اثر ڈال رہا ہے۔ اس ضرورت کو رفع کرنے کے لئے مدت ہوئی یہ تجویز پیش کی گئی تھی کہ کاغذ کے بدلے نکل سلور کے نہایت باریک باریک تختے استعمال کئے جانے چاہئیں جو معمولی کاغذ کی بہ نسبت زیادہ ارزاں اور چمکدار ہوگا۔ سیاہی خوب نمودار اور روشن ہوگی۔ دو انچ موٹی کتاب میں ۴۰ ہزار صفحے ہو سکتے ہیں۔ اور وزن کل ایک پونڈ۔ ایک انچ کے ۲۰ ہزارویں حصے کے نکل کا ایک تختہ کاغذ کے ایک تختے کے بدلے لایا جا سکتا ہے۔ ایک پونڈ وزنی کاغذ کی قیمت ڈیڑھ ڈالر یعنی ساڑھے چار روپے ہوگی۔ ابھی تک یہ نئی ایجاد موجد کے دماغ ہی میں ہے۔ امید ہے کہ بہت جلد ظہور میں آجائیگی۔

ہندوستانی طلبا کی فوج اور گورنمنٹ ہند کی خواہش

چند روز ہوئے کہ امپیریل کونسل میں آنریبل مسٹر شنکر نائر نے گورنمنٹ کی جانب ہندوستانی طلبا کی فوج متعلق رزولیوشن منظور کر لیا تھا۔ اب یہ خبر مسرت اثر ملی ہے کہ گورنمنٹ ہند کے محکمہ تعلیم کی طرف سے اس بارے میں ایک گشتی چٹھی تمام مقامی گورنمنٹوں کے نام جاری ہوئی ہے۔ جس میں یہ خواہش ظاہر کی گئی ہے کہ جہاں کہیں طلبا کی فوجیں معقول اصولوں اور مناسب طریقوں سے بنائی جاسکیں وہاں گورنمنٹ اس طریق کے اجرا کو تعلیمی نقطہ خیال سے نہایت بیش قیمت سمجھیگی۔

لیکن اس کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ ان فوجوں کے افسر اعلےٰ صرف ایسے اشخاص ہی نہ ہوں جو ان کے لئے اپنا بہت سا وقت خرچ کر سکیں۔ بلکہ وہ سرگرم اور با اصول انسان ہوں جن کی مناسب طور پر تربیت ہوئی ہو۔ ہندوستان میں انگریزی طالب علموں کی فوجوں کے لئے بھی ایسے افسر تلاش کرنے میں سخت دقت رہی ہے۔ اور یہ شاذ و نادر رہیگا کہ کسی آئندہ نئی تیار کیجانے والی فوج کے لئے ایسے افسر دستیاب ہو سکیں گے (رسالہ)

اپنشدوں کی تعلیم کے مطالعین سے التجا

جن صاحبان نے اپنشدوں کی تعلیم کا حصہ اول کا مطالعہ کیا ہے اور جو ابھی کر رہے ہیں۔ ان سے التماس ہے کہ اس کو بغور پڑھیں اور اپنی منادی میں ہندوؤں کے سامنے اس کی باتوں کو پیش کریں اور ان کو اس کے ذریعہ قایل کر کے مسیح پاس لانے کی کوشش کریں مسیح خداوند کے بغیر ہندو مذہب بالکل خالی اور بے معنی ہے۔ وہی وہ گورو ہے جو سچا گیان منشیہ کو دے کر ان کو آواگون کے چکر سے چھڑا سکتا ہے۔ اسی کی اُپاسنا کر کے دیوتا یعنی دیندار لوگ روحانی جنگ میں اسروں یعنی شیطان اور اس کی فوج پر غالب ہوگئے۔ رشیوں نے بھی اسی کی اُپاسنا کی اور موکش پاگئے۔ اور اب بھی جو ہندو اس کی اُپاسنا کرے گا موکش ہو جائیگا۔ میرٹھ نواسی مسٹر ماس تنزنگ نکر صاحب چند الفاظ میں اس کتاب کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں۔ اپنشدوں کی تعلیم زیر مطالعہ ہے۔ واقعی لاجواب کتاب ہے۔ اور میں آپ کو داد دیتا ہوں کہ دیگر اصحاب بھی اپنی رایوں سے مصنف کتاب کو مطلع کریں۔ مصنف نے آریہ گزٹ لاہور اور دیگر سماجی اور سناتنی بھائیوں کے پاس بھی یہ کتاب بھیجی ہے مگر انہوں نے بالکل سکوت اختیار کیا ہے۔ نہ تو اس کا جواب لکھا اور نہ ہی اس پر انہوں نے اپنی رائے ظاہر کی۔ معلوم ہوتا ہے خاموشی نیم رضا کے مقولے کی تصدیق کر رہے ہیں۔ میں اسبات پر بہت خوش ہوں۔ آپ کتاب کے بارے میں جملہ خط و کتابت مصنف و مولف سے کریں۔

گنگا داس

یہ ایک چھوٹی سی کتاب انگریزی زبان میں ہے جو امریکہ کے ایک پادری صاحب نے ہندوستان کی ایپورتھ لیگ کی درخواست پر لکھی ہے۔ اور خاص ہندوستان کے لئے تصنیف ہوئی ہے۔ اور اس کا مضمون "سٹیوورڈشپ" یعنی مختاری اور ٹائیتھ یعنی دہ یکی ہے۔ امریکہ میں طبع ہوئی ہے۔ مگر صرف ۲ ر معہ محصولڈاک پر ہندوستان میں فروخت ہوتی ہے۔ اس کتاب کا منشا یہ ہے کہ اگر اس کی اشاعت ہندوستان کی کلیسیا میں ہو اور اس پر عملدرآمد کیا جائے کلیسیا کی مالی حالت اور سلف سپورٹ کے بارے میں ایک انقلاب پیدا ہو جائے گا۔ ایپورتھ لیگ کا مقصد اس کتاب سے یہ ہے کہ مسیحی جماعت کے سر جاننے والے انگریزی دان ہندوستانی مسیحی اس کو غور سے پڑھیں۔ اور فائدہ اٹھائیں۔ یہ کتاب ایپورتھ لیگ کے سنٹرل آفس لکھنؤ سے ۲ ر معہ محصولڈاک قیمت پر مل سکتی ہے۔ انتظام کیا جا رہا ہے کہ اس کا ترجمہ ہندوستان کی زبانوں میں کیا جائے۔ اس وقت اردو خواں ہندوستانی مسیحی بھی اس سے فیضیاب ہو سکیں گے۔ ہم اپنے ناظرین سے سفارش کرتے ہیں کہ جو صاحب انگریزی سے واقف ہیں وہ اس کو ضرور خریدیں اور پڑھیں۔ انگریزی نہایت آسان ہے۔ کتاب نہایت عمدہ مجلد اور نفیس ہے۔ دلکش اور مفید ہے۔ اس کا اردو ترجمہ عنقریب طبع ہونیوالا ہے۔

متی کی انجیل کا نیا ہندی ترجمہ اور تفسیر

از تصنیف پادری ڈاکٹر کینن جی بیٹ صاحب مشن پریس الہ آباد میں طبع ہوئی ہے مفسر صاحب نے خود اس کا ترجمہ اصل یونانی سے کیا اور خود ہی اس کی تفسیر بھی لکھی ہے۔ شروع میں دو مقدمات بھی درج ہیں۔ ایک عام جس میں نئے عہدنامہ کے قلمی نسخوں کا کچھ ذکر ہے۔ اور دیگر متعلقہ امور کا بیان ہے۔ مقدمہ خاص میں متی کی انجیل کا ذکر ہے۔ اور بعد میں متن اور تفسیر۔ ہندی بھاشا پڑھنے والوں کے لئے مفید ہے۔

لندن ۶ اپریل ایمسٹرڈم۔ ویانا کا ایک تار مخبر ہے کہ اسٹریا نے سفیر مقیمی امریکہ کو ہدایت کی گئی ہے کہ اگر کانگرس نے جرمنی کے ساتھ جنگ کی تجویز کی تصدیق کر دی ہے تو وہ اپنے راہداری کا پاس طلب کرے۔

امریکہ نے ۶۵ جرمن سازش کے معاملہ میں گرفتار کرلئے گئے ہیں۔

خُداوند مسیح خدا کا ازلی بیٹا ہے

ارباب دانش بخوبی واقف ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعوے کی تردید میں علماء مسیحی اور علماء اہل اسلام نے صدہا کتابیں لکھی ہیں۔ اور جس قدر اُن کے سوالات تھے ایک ایک کا جواب کماحقہ دیدیا گیا ہے۔ مسیحی صدہا کتابیں جوابات سے پُر ہیں۔ یہ سوالات کچھ مرزا صاحب یا مرزائی صاحبان کے انوکھے یا اچھوتے نہیں بلکہ دقیانوسی ہیں۔ چنداں ضرورت نہیں کہ ایسے سوالات کی طرف توجہ کیجائے کیونکہ علماء مسیحی کی طرف سے جوابات دیدیئے گئے۔ اسی طرح یہ تو مرزائی مسیحی بھی ہزار ہا ہزار اعتراض منکرین کتب الہامیہ وغیرہ ان پر کرسکتا ہے مگر ہمارا یہ فرض نہیں بلکہ یہ ہے کہ کتاب مقدس یعنی بائیبل شریف ہی مخالفین کے روبرو پیش کریں۔ اور جو غلط فہمی سے سوالات کئے گئے اُس کو سمجھانے کی کوشش کریں۔ اخبار صادق ۱۰ جنوری و فروری ۱۹۱۷ء کا میری نظر سے گذرا صفحہ ۲ نمبر ۲ کی تحریر کا مفہوم یہ ہے کہ جو انجیل میں خدا کا بیٹا کہا گیا ہے وہ یسوع کے واسطے کوئی خصوصیت نہیں ہے۔ بلکہ بائیبل اور عبرانی زبان کے محاورہ کیمطابق خدا کے پیارے لوگوں کو خدا کا بیٹا کہا گیا ہے۔ جیسا سلیمان و اسرائیل خدا کا بیٹا اکلوتا و پلوٹھا تھا۔ غرضیکہ یہ زبان کا محاورہ ہے۔

جواب۔ کاشکہ اگر کتاب مقدس کا مطالعہ بغور فرماتے تو خصوصیت خداوند مسیح کے اکلوتے بیٹے ہونے کی معلوم ہوجاتی۔ دیکھئے عبرانی باب پہلا آیت ۲ سے اِس زمانہ کے آخر میں ہم سے بیٹے کی معرفت کلام کیا جسے اُس نے ساری چیزوں کا وارث ٹھہرایا اور جس کے وسیلے سے اُس نے عالم بھی پیدا کئے۔ وہ اُس کے جلال کا پرتو اور اُس کی ذات کا نقش ہوکر سب چیزوں کو اپنی قدرت کے کلام سے سنبھالتا ہے۔ اسی باب کی آیت ۵ تو میرا بیٹا ہے۔ آیت بالا کے پڑھنے سے بخوبی روشن ہوجاتا ہے کہ ایسی مقدس ذات کے متعلق کہا جاتا ہے جو کہ اشیاء موجودات کا وارث و نیز مخلوق کے وجود کا باعث اور مظہر قدرت کاملہ کا پرتو نگن علی عامتہ الناس ہوا۔ کیا یہ اوصاف جن نبیوں کو بیٹا کہا گیا ہے مثلاً داؤد سلیمان وغیرہ ان میں موجود ہیں۔ ہرگز نہیں بلکہ بخیال قادیانی اُن نبیوں کو بجز مسیح کے عام عبرانی محاورہ کیمطابق اکلوتا بیٹا کہا گیا ہے مگر مسیح کے بیٹے ہونے کی خصوصیت مذکورہ صفات بالا سے پائی جاتی ہیں حقیقتہ بطابق بائیبل مسیح ازلی اور ابدی خدا کا پیارا اور اکلوتا بیٹا ہے۔ کیوں قادیانی صاحب یہودیوں نے اپنی سخت دلی سے عبرانی محاورہ کا لحاظ و خیال بھی ذکر تے ہوئے مسیح کے ابن اللہ کہنے ہی پر ایذا رسانی کے درپے ہوئے۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ وہاں حالیکہ ابن اللہ عبرانی کا محاورہ ہے پس معلوم ہوا جبکہ یہودیوں نے مسیح کو صلیب پر چڑھانے کے لئے شور مچایا تو ضرور اُس میں خدا کے ابن الوحید ہونے کی خصوصیت تھی یوحنا باب ۱۷ آیت ۵ اور اب اے باپ تو اُس جلال سے جو میں دنیا کی پیدائش سے پیشتر تیرے ساتھ رکھتا تھا۔ اپنے ساتھ جلالی بنا دے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خداوند مسیح کا تعلق خدا کیساتھ ازل ہی سے تھا۔ انہیں معنوں میں مسیح کے ازلی بیٹا ہونے کی خصوصیت ہے۔ ملاحظہ ہو لوقا باب ۲۲ آیت ۷۰۔ سب نے کہا کیا تو خدا کا بیٹا ہے۔ اُس نے کہا تم خود کہتے ہو کیونکہ میں ہوں۔ انہوں نے کہا اب ہمیں گواہی کی کیا حاجت رہی کیونکہ ہم نے خود ہی اُس کے منہ سے سن لیا ہے۔ پس اگر عبرانی محاورہ کے موافق خدا نے یسوع کو بیٹا کہا اور یسوع نے تصدیق کی تو پھر کیوں یہودیوں نے مسیح کو مصلوب کیا حالانکہ داؤد سلیمان اکلوتے اور پلوٹھے بیٹے تھے وہ مصلوب نہیں کئے گئے ہم کو غور کرنے سے معلوم ہوا کہ مسیح مع الخصوص ابن اللہ ہے۔ جیسا کہ وہ پہلے تجسم اختیار کرنے سے رشتہ باپ سے رکھتا تھا۔ اس قسم کی سب آیتیں جو عبرانیوں میں آئی ہیں جن میں مسیح کو خدا کا بیٹا کہا گیا ہے۔ چنانچہ تمام مواقعہ پر یہودیوں کے روبرو مسیح نے اپنے کو خدا کا بیٹا کہا۔ اگر ان موقعوں پر یہ الفاظ اُس کے ازلی رشتہ پر دلالت نہ کرتے تو یہودی ان کو کفر نہ سمجھتے یا وہ اُن کی غلط فہمی کو دفع کردیتا۔ غرضیکہ جن صفات کے ساتھ مسیح ابن اللہ منسوب کیا گیا وہ غیروں میں نہیں پائی جاتی ہیں۔ بایں وجہ مسیح میں درجہ خصوصیت اور ما سوا میں درجہ عمومیت ہے۔ مع صفات خدا کا بیٹا اور ابن الوحید کی نسبت بجز ایک کے یعنی مسیح اور کوئی نہیں ہوسکتا یوحنا باب ۳ آیت ۱۶ کیونکہ خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے

اُسی اخبار صادق نمبر ۵ میں یہ بھی لکھا ہوا تھا کہ یسوع مسیح سے جو معجزات ظاہر ہوئے اور جن کا ذکر انجیل میں موجود ہے وہ سب ایسے ہی معجزات تھے جو کہ اور نبیوں سے دکھائے گئے مثلاً مردوں کو زندہ کرنا وغیرہ وغیرہ مگر صاحب

مسیح نے معجزہ تو کیا گرچہ ویسا ہی اور نبیوں نے بھی کیا تھا۔ مگر افسوس معلوم ہوتا اُس مثل موعود مسیح قادیانی پر جس نے ایک بھی مردہ کو زندہ نہیں کیا۔ باوجودیکہ اہل اسلام کہتے ہیں کہ غلامانِ غلام محمد صاحب نے بھی مردہ کو زندہ کئے ہیں۔ مسلمانوں کے اس خیال کے مطابق مثل موعود مسیح قادیانی غلامانِ غلام محمد صاحب سے بھی کمتر اس لئے کہ دعوے ایسا زبردست یعنی موعود مسیح ہونیکا اور معجزہ ندارد۔ وہ سیدھے سادے بھائی مسلمان اُن کے دم میں کب آئیں گے۔ اور جو ہیں وہ بھی مسیحیت کی جانب رجوع ہو رہے ہیں مسلے

سدا ناؤ کاغذ کی چلتی نہیں

مسیحیوں کے نزدیک ایسے مدعی آئے چلے گئے رو رہیں۔ تاوقتیکہ مسیحیوں اور مسلمانوں کی کتاب مقدس کے موافق جیسا کہ علامات مسیح کی آمدِ ثانی کی بیان کی گئی ہیں۔ اُس میں نہ پائی جائیں۔ اہل بصیرت پر یہ امر پوشیدہ نہیں کہ ایک معجزہ اختیاری دوسرا وہ جو کسی موقعہ پر بندہ برگزیدہ سے اضافتہً صرزد ہو یا بوسیلہ دعا کے خرق عادت ظاہر ہو۔ یہ بھی معجزہ ہے۔ لہذا وہ معجزہ خود اختیاری کا بجز ذات مسیح کے کسی میں نہیں پایا گیا۔ اسی بنا پر فوقیت اور خصوصیت ہے۔ دیکھو مرقس باب ۲ آیت ۹ سے مسیح نے فقیہوں کو مخاطب کر کے کہا۔ آسان کیا ہے مفلوج سے یہ کہنا کہ تیرے گناہ معاف ہوئے یا یہ کہنا کہ اُٹھ اور اپنی چارپائی اُٹھا کر چل پھر۔ لیکن اس لئے کہ تم جانو کہ ابن آدم کو زمین پر گناہوں کے معاف کرنے کا اختیار ہے اُس نے اُس مفلوج سے کہا۔ میں تجھ سے کہتا ہوں اُٹھ اپنی چارپائی اُٹھا کر اپنے گھر چلا جا۔ وہ چلا گیا۔ اور مرقس کا باب ۵ آیت ۴۱ سے ملاحظہ

مسیح نے مردہ لڑکی کا ہاتھ پکڑ کر اس سے کہا تلیتا قومی کہ اے لڑکی میں تجھ سے کہتا ہوں اُٹھ۔ وہ لڑکی فی الفور اُٹھ کر چلنے لگی۔ اے عزیز خداوند مسیح کے بہت سے معجزے کتاب مقدس میں مرقوم ہیں بس ایمان لاؤ کہ یسوع ہی خدا کا بیٹا مسیح ہے تاکہ ابد الآباد کی زندگی پاؤ۔

پھر آگے چل کر اسی اخبار صادق نمبر ۶ میں لکھا ہے کہ معجزات الوہیت کی دلیل نہیں ہو سکتے جناب عالی یہ کون کہتا ہے کہ صرف معجزات ہی الوہیت مسیح کی دلیل ہے۔ نہیں بلکہ اس کا کام و کلام اور صفات جو مخصوص الوہیت ہیں اسی ذات پاک یعنی مسیح میں موجود تھیں اور ہیں۔ جیسا کہ مکاشفہ باب ۲۲ آیت ۱۳ میں مرقوم ہے میں الفا اور اومگا اول و آخر ابتدا و انتہا ہوں۔ اور خداوند مسیح نے کہا یوحنا باب ۱۱ آیت ۲۵ قیامت اور زندگی تو میں ہوں جو مجھ پر ایمان لاتا ہے گو وہ مرجائے تو بھی زندہ رہیگا۔ اور جو کوئی زندہ ہے اور مجھ پر ایمان لاتا ہے۔ وہ ابد تک کبھی نہ مریگا۔ اور مسیح کی الوہیت صاف کتاب مقدس سے ظاہر ہے رومیوں باب ۹ آیت ۵ اور جسم کے رو سے مسیح بھی اُنہیں میں سے ہوا۔ جو سب کے اوپر اور ابد تک خدائے محمود ہے۔ میکاہ باب ۵ آیت ۲ اور اُس کا نکلنا قدیم سے ایام الازل سے ہے جملہ آیتوں پر غور کرنے سے خداوند مسیح کی شخصیت والوہیت صاف عیاں ہو جاتی ہے۔ بہر صورت جملہ انبیاء و مرسلین پر ہر طرح کی فوقیت اور افضلیت و خصوصیت بلکہ وہی سرچشمہ اور منبع ہے کُن فیکون کا۔ یہ ہمارے خداوند مسیح کو لائق و سزاوار ہے۔ پس جو کوئی اس پر ایمان لائے۔ وہی نجات پائیگا۔ وہی خدا کا پیارا اکلوتا بیٹا خداوند مسیح ہے جو ازلی اور ابدی ہے۔

رسا قمہ:- عبدالحی مسیحی بی۔ ایم ایس مشن
حیدرآباد دکن)

زندگی میں مفید جملہ (اچھّا ہوا)

ہماری مستعار زندگی میں رنج و راحت کا دورہ مدام ہوا کرتا ہے۔ کبھی ہم خوش ہوتے ہیں اور کبھی رنجیدہ۔ کوئی ان کو اپنی محنتوں کا اجر کہتا ہے۔ کوئی اپنے کیف کردار پر محمول کرتا ہے۔ کہ یہ ہمارا کیا ہوا ہی بیل کا نتیجہ ہے۔ مگر میری دانست میں یہ ایک راز سربستہ ہے جو پورے طور پر سمجھ میں نہیں آتا۔ اس موقعہ پر ہم حضرت داؤد کو الجھتا ہوا دیکھتے ہیں کہ جب وہ فرماتے ہیں۔ کہ[1]

علاوہ بریں جب ہم اپنی اور غیروں کی زندگی کا مشاہدہ کرتے ہیں تو یہی گو کچھ دھندلا سا ہمارے سامنے آتا ہے کہ جس کی کنجی نہیں ملتی۔ کیا ایسا نہیں ہوتا کہ جب ہم پھونک پھونک کر قدم رکھتے ہیں اور سوچ سمجھ کر اور بہت سنبھلکر چلتے ہیں تو گر پڑتے ہیں اور ہم پر بلا آتی ہے۔ اور جب ہم لاپروائی سے زندگی بسر کرتے ہیں تو ہماری تعریف ہوتی ہے۔ اگر ہم خداوند مسیح کے فیصلہ پر غور کرتے ہیں تو ہماری تحقیق کا دروازہ زیادہ مضبوطی سے بند ہو جاتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ جب کوئی اس بھید کو سمجھ نہیں سکتا تو کچھ کہہ کے بات کو در حقیقت ٹال دیتا ہے کہ جناب یہ ہماری تقدیر میں لکھا تھا۔ مگر کیوں لکھا تھا۔ کس سبب کے نتیجے میں یہ خمیازہ بھگتنا پڑا تو اس کے جواب میں جو کچھ کہا جاتا ہے وہ خالی از اعتراض نہیں ہوتا۔ مگر ہر حالت میں یہ جملہ کئی صورتوں سے اطمینان دہ اور تسلی بخش معلوم

[1] حضرت داؤد کا فرمانا معزز مضمون نگار نے نہیں لکھا۔ ایڈیٹر



ہوتا ہے کہ کسی وزیر نے اپنے بادشاہ کی انگلی کٹ جانے پر کہا تھا کہ اچھا ہوا۔ بادشاہ یہ سنکر متعجب ہوا مگر اوروں سے ذکر کیا۔ لوگ جو وزیر کے بدخواہ تھے کہنے لگے کہ حضور ابھی تو آپ کی انگلی کے ضائع ہونے پر وہ کہتا ہے کہ اچھا ہوا۔ کہیں خدانخواستہ آپ کی جان کا نقصان ہو جائے تو اُس کی خوشی کا اندازہ نہ ہوگا۔ تب بادشاہ کو معلوم ہوا کہ یہ شخص میرا خیرخواہ نہیں۔ فوراً حکم دیا کہ اس کا سب کچھ ضبط کر کے اُسے جلاوطن کر دیا جائے اور ایسا ہی ہوا۔ الوداع کے وقت بادشاہ نے بنظر تمسخر کہا کہ کہو اب کیسا ہوا۔ وزیر نے جواب دیا کہ اچھا ہوا۔ یہ کہکر اپنی راہ لی۔ ادھر بادشاہ کو اُس شخص کی دیرینہ صحبت سے یکایک یکلخت علیحدہ ہو کر خاموش بیٹھنا پسند نہ آیا شکار کو چل نکلا۔ جنگل میں ایک ہرن کا اس قدر پیچھا کیا کہ گھوڑا گر کر مر گیا۔ اور خود لق ودق بیابان میں بے آب ودانہ نیم جاں ہو کر بھٹکنے لگا۔ افتاں وخیزاں کسی شہر کے قریب پہنچا۔ وہاں لوگ کسی کا انتظار کر رہے تھے۔ بادشاہ کو دیکھتے ہی بے ساختہ بول اُٹھے کہ یہی ہے یہی ہے۔ ہرچند بادشاہ نے معذرت کی اور سمجھانا چاہا مگر نقارخانہ میں طوطی کی آواز کون سنتا ہے۔ بادشاہ کو نہلا دھلا کر چبوترے پر لا بٹھایا۔ اور جلاد کو حکم دیا کہ اسے قتل کر۔ جب جلاد نے تلوار کھینچی بادشاہ نے حسب عادت انسانی دونوں ہاتھ اُٹھائے جو شخص قربانی کروا رہا تھا جب اُس نے دیکھا کہ اُس کی ایک انگلی نہیں ہے کٹی ہوئی ہے تو جلاد کو روک دیا۔ کہ نہ مارنا۔ اس لئے کہ یہ شخص داغی ہے اس کی قربانی ہو نہیں سکتی۔ ہمیں بے عیب شخص کی ضرورت ہے۔ اب اور کسی کا انتظار کریں گے۔ اِسے چھوڑ دو۔ آخرکار بادشاہ چھوڑ دیا گیا اور اپنے وطن پہونچا۔ اس وقت اُسے خیال آیا کہ اس وقت وزیر نے جو کہا تھا کہ **اچھا ہوا**۔ درحقیقت اچھا ہوا ورنہ اس وقت میری جان جانے میں کچھ کسر نہ تھی۔ پھر سوچنے لگا کہ اُس نے اپنی بربادی پر بھی تو یہی کہا کہ اچھا ہوا۔ یہ معمہ کیونکر حل ہو۔ تمام رعایا کو حکم دیا کہ جو کوئی میرے وزیر کو لا حاضر کرے گا بہت سا انعام پائیگا۔ آخرالامر بعد ایک مدت کے وزیر کو خانقاہ میں خدا کی عبادت کرتے ہوئے پایا اور بہزار منت وسماجت بادشاہ تک لا پہونچایا۔ بعد معذرت کے بادشاہ نے کہا کہ میری نسبت جو بات تم نے کہا تھا کہ اچھا ہوا وہ تو میرے مشاہدہ میں آگیا پر جو تم نے اپنی نسبت کہا تھا وہ اب تک سمجھ میں نہیں آیا۔ وزیر نے کہا کہ حضور آپ ہمیشہ مجھے اپنے ہمراہ شکار کو لیجایا کرتے تھے آپ وجیہہ آدمی اور میں بھی خوشکیل حسب خواہش خوشی جی کے اگر آپ بچ گئے تو مجھے قربان کرتے۔ اسی حادثہ سے میرا جانا نہ ہوا۔ اس لئے میری جان بھی بچ گئی۔ کیا اچھا نہ ہوا۔ علاوہ اس کے اگر میں اسی وزارت میں رہتا تو ہردم آپ کی خوشامد و رعایا کے داد و دہش اور دنیا کی اُلجھن میں پختہ ہو جاتا تو بڑھاپے میں خدا کی طرف مائل ہونا دشوار ہوتا۔ جب میرا سب کچھ جاتا رہا تو خدا سے لو لگائی۔ کیا یہ اچھا نہ ہوا۔ یہ سنکر بادشاہ بہت نادم ہوا۔

نتیجہ یہ ہے کہ ہر طرح کا رنج اور مختلف قسم کی خوشیاں دو حال سے خالی نہیں یا وہ خدا کی طرف سے ہوتی ہیں یا خدا انہیں ہونے دیتا ہے۔ اور روک سکتا بھی ہے مگر یہ سب ہماری بھلائی اور بہتری کے لئے ہوتا ہے۔ گو ہم اس دنیا میں پورے طور پر سمجھ نہیں سکتے پر آئندہ جہان میں سمجھینگے۔

مگر یہ ملحوظ خاطر رہے کہ اس سے یہ مراد نہیں کہ ہم برائی کرتے رہیں یا خودکشی کریں اور کہیں کہ یہ خدا کی طرف سے تھا اور اچھا ہوا

جلیں جب آگ میں ہم خود تو پھر آہ وفغاں کیوں ہو

خدا نے ہمیں حواس خمسہ دیئے۔ عقل عطا کی۔ شریعت دی ہم حتی المقدور باقاعدہ چلیں اگر اب پر بھی ہم پر بلا آجائے تو سمجھیں کہ کسی بڑی بلا کے معاوضہ میں یہ چھوٹی بلا آئی تاکہ ہم اُس سے بچ جائیں خدا ہمیں مختلف وسائل سے سمجھا کر ہردم بچاتا رہتا ہے وہ پورے طور پر مسیح یسوع میں ظاہر ہوا کہ ہمیں بچائے اگر ہم اس پر غور کریں تو خدا کی عجیب قدرت کا ظہور دیکھیں گے۔ راقم۔ جے۔ بی۔ ایس۔ از انڈین وار ہسپتال۔ جبلپور۔

عراق عرب کی آب وہوا

عراق عرب میں ایک سال کے اندر موسم اپنی تین حالتیں بدلتا ہے یعنی نومبر سے فروری تک یہاں بہت اچھا موسم رہتا ہے۔ جس میں کبھی کبھی بارش بھی ہو جاتی ہے۔ اور راتیں ہمیشہ ٹھنڈی ہوتی ہیں۔ اور لوگ بھی اس موسم میں تندرست اور توانا رہتے ہیں۔ ماہ مارچ سے مئی تک یہاں کا موسم کسی قدر قابل برداشت ہوتا ہے۔ لیکن یہاں کی کیچڑ اور مکھیوں سے آدمی کا ناک میں دم آجاتا ہے جون سے اکتوبر تک کے موسم میں بارش کیچڑ مکھیاں تو غائب ہو جاتی ہیں۔ لیکن گرمی کی شدت کی وجہ اس موسم میں بجائے کچھ آرام ملنے کے اور بھی زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ فقط

راقم۔ سیموایل یلدیو۔ واعظ

لودھیانہ

سہارنپور کنونشن ۱۹۱۷ء

اپریل ۲۵ بدھ کی شام سے اپریل ۳۰ پیر کی شام تک

تو دہنی اور بائیں طرف بڑھیگی۔ اور تیری نسل قوموں کی وارث ہوگی۔ اور اجاڑ شہروں کو بساوے گی۔ (یسعیاہ ۵۴ : ۳۔)

پروگرام

صبح ½۶ سے ۸ تک حمد و عبادت۔

۸ سے ½۹ تک تلاوت کلام

۱۱ سے ۱۲ تک شخصی کارگذاروں کی جماعت۔

شام ۲ سے ۳ تک جزوی اجلاس۔

۳ سے ۵ تک نگر کیرتن۔

½۵ سے ½۶ تک انگلش میٹنگ۔

۸ سے ½۹ تک عبادت دوم

خاص مضمون واسطے تلاوت کلام

گواہی دینے میں کلیسیا کی اور ہر ایک مسیحی کی ذمے واری۔

عزیزو! سہارنپور کنونشن پھر آپ کو دعوت دیتی ہے۔ خداوند فرماتا ہے کہ "میں اس لئے آیا ہوں کہ وہ زندگی پائیں۔ اور کثرت سے پائیں"۔ اسی کثرت کی زندگی لیجئے اور دوسروں کو بھی پہونچا دیجئے۔

کنونشن کی کامیابی دعا کا کرہ ہے۔ اس سال دعا کے کمروں کو حمد و دعا سے بھر دیجئے۔ "خداوند ... گن کے کہیگا کہ یہ شخص وہاں پیدا ہوا۔ (زبور ۸۷ : ۶) آپ دعا کیجئے۔ کہ اس کنونشن میں کثرت کی پیدائشیں ہوں۔ اس سال ان کے ساتھ خاص کام کیجئے۔

کھانا پینا وغیرہ کنونشن کا بیرونی پہلو ہے اس کے لئے بہت فکر نہ کریں۔ پردیس میں ہر ایک آرام کا ملنا تو ممکن نہیں۔ مگر تو بھی کوشش کیجاویگی کہ آپ آرام سے کھائیں پئیں اور رہیں۔ سابق دستور کے مطابق کھانے پینے کے لئے ریسٹارنٹ کے طریقے پر دوکانیں ہونگی جن میں زیادہ تر ہندوستانی چیزیں ملیں گی۔ اور کچھ کچھ انگریزی چیزیں بھی ہونگی۔

رہائش۔ کنونشن کے انتظام میں رہائش کا انتظام کرنا سب سے مشکل کام ہے۔ خاصکر سہارنپور جیسے شہر میں۔ مشن کے مکانات مشن کے اپنے ہی لوگوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ مشن احاطہ جہاں کنونشن فراہم ہوتی ہے شہر سے دور ہے۔ لہذا کسی سرائے کو کرائے پر لینا بھی ممکن نہیں۔ سو ٹھونس ٹھانس کر مشن احاطے ہی میں کنونشن کے مہمانوں کو جگہ دلائی جاتی ہے۔ اس شہر میں اچھے تنبو کرایہ پر نہیں ملتے۔ پھر اگر بارش آجائے تو وہ چھکے تنبو کسی کے لئے مفید بھی نہیں ٹھہر سکتے دوسرے شہروں سے مانگ تانگ کر تنبو لانے میں ریل کا خرچ بہت بیٹھتا ہے۔ سو آپ ہی خیال فرمائیے کہ انتظام رہائش کیسا مشکل ہے۔ پھر جب سرائے میں آپ ٹکتے ہیں تو دو پیسے میں ایکو چارپائی ملجاتی ہے۔ لیکن جب ہم کمیٹی اس شہر سے اڑھائی یا تین سو چارپائی جوڑ لانا چاہتے ہیں تو سرائے والے ایسے اکڑ جاتے ہیں کہ چار پیسے پر بھی ہم سے بات نہیں کرتے۔ آپ جب یہاں آتے اور آپ سے بہشتی۔ مہتر۔ روشنی اور چارپائی کیواسطے چھ دن کے لئے ۸ چارج کیا جاتا تو آپ ہم پر بدگمانی کرنے لگ جاتے۔ یہاں تک کہ بعض ہم کو ٹھگ تصور کرنے لگ جاتے۔ لیکن آپ اگر ہماری جگہ پر ہوتے تو ہم کو یقین ہے کہ آپ بھی اس تکلیف سے تنگ آکر اس کام کو چھوڑ دیتے۔ یا مخول نہ ہوتے۔ خیر! خداوند کے جلال کے لئے جس خدمت میں ہم نے ہاتھ ڈالا ہے۔ اس کی خاطر ان باتوں کو برداشت کرنا ہمارے لئے مبارک ہے۔ لیکن آپ سے بھی درخواست ہے کہ اگر آپکو یہاں پر ان بیرونی باتوں میں کچھ تکلیف ہو تو آپ مہربانی کرکے اسے برداشت کریں اور خداوند کی حمد اور تعریف سے اس کنونشن سے کڑ کڑانے کی روح کو بالکل معدوم کردیں۔ اور اس سال کی کنونشن کو ایک نہایت زوردار کنونشن بنائیں۔

اس سال بچوں کے لئے بھی خاص خاص جلسے ہونگے۔ سو آپ آئیے اور اپنے خاندان اور خصوصاً اپنے بچوں کو بھی ساتھ لائیے۔ اگر آپ کے پاس پیسہ ہے تو بعض غریب بھائی بہنوں کو بھی مدد دے کر اپنے ہمراہ لائیے۔ کنونشن سب کو دعوت دیتی ہے۔ اور کنونشن سب کے لئے کچھ نہ کچھ انتظام رکھیگی۔ آنے سے کم ازکم ایک ہفتہ پیشتر کنونشن سکرٹری کے نام پر ایک کارڈ ڈال دیجئے

خزانچی کی درخواست

گزشتہ کنونشنوں میں آپ نے خزانچی کی بڑی مدد کی۔ یہاں تک کہ امید سے بھی زیادہ چنانچہ پچھلی کنونشن کے بعد خزانچی نے جب اپنے حساب کا میزان لگایا تو خزانے میں چار سو سے بھی زیادہ روپیہ بچت نظر آئی۔ سو ہمت سے آپ کی سخاوت کا شکر کرتے ہوئے خزانچی نے اس روپیہ سے کنونشن کے واسطے بہت سا سامان بنایا اور کچھ نئی چارپائیاں بھی بنا رہا ہے۔ جن کی قیمت قریب ساڑھے تین روپیہ فی چارپائی بیٹھیگی۔ اگر اس کے ہاتھ میں اس مد کے لئے بہت سا روپیہ ہوتا تو کنونشن کے کسی مہمان کو بھی سرائے



کی کوشش والی چارپائی پر لیٹنا نہ پڑتا۔ امید ہے کہ آپ اگر اپنی سخاوت کو باقاعدہ جاری رکھیں گے تو دو تین سال کے اندر ہم رہائش کے کل سامان فراہم کر لینگے۔ اس سال کے عام انتظام کے واسطے ہم آپ سے فقط پانچ سو روپیہ مانگتے ہیں۔ خزانچی کو امید ہے کہ جس طرح آپ نے پہلے مانگنے سے بھی زیادہ اس کو عنایت کیا۔ اس سال بھی اسی طرح عنایت فرما دینگے دو تین سال تک آپ کا خزانچی ایک چھوٹی سی کالی کتاب ہاتھ میں لئے ہوئے آپ میں سے بہتوں کے روبرو حاضر ہوا لیکن بسبب جسمانی کمزوری اور بیماری کے آپ کا خزانچی امسال آپ کی خدمت میں حاضر ہونے سے لاچار ہے سو امید ہے کہ اب مہربانی کر کے اس کی غیر حاضری معاف فرما کر ڈاکخانہ ہی کے ذریعہ سے اپنی امداد روانہ فرمائینگے۔ یہاں کا خرچ منی آرڈر کے کمیشن سے کچھ کم نہیں ہوتا۔

ہمت سے ہمت بڑھتی ہے سو چندہ مانگنے میں بھی ہماری ہمت بہت بڑھ گئی۔ آپ نے دیکھا ہو کہ گذشتہ سال بارش اور آندھی کے سبب کنونشن کو کیسی کیسی تکلیفیں ہوتی رہیں۔ اسلئے جلسہ کے لئے ایک معلیہ منڈپ کی از حد ضرورت محسوس کی گئی۔ یہ ایک اس قسم کا مکان ہوگا جس طرح ریل کا مسافر خانہ بنتا ہے۔ اس مکان کے واسطے کم از کم پانچ ہزار روپیہ چاہئے۔ لیکن اگر ہم اڑھائی ہزار روپیہ جمع کریں تو اسے پل مشن سے ہم کو اڑھائی ہزار اور ملنے کی امید ہے۔ بعض ہم سے پوچھتے ہیں کہ یہ مکان کس کا ہوگا۔ اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ یہ مکان خداوند کا ہوگا۔ نہ اس مکان کی دیسی دیواریں ہونگی اور نہ نادیدنی قومیت کی دیوار بیچ میں رہ گئی۔ ہم مشرقی اور مغربی دونوں ملکر اس مکان میں خداوند کی عبادت کریں گے۔ سو مہربانی کر کے قومیت کا خیال ترک کر کے کھلے ہاتھ سے اس مکان کی تعمیر کے لئے مدد کیجئے۔

آپ کا خزانچی بی بی رائے سہارنپور۔

طرواس میں پولوس کی رویا

گذشتہ سے پیوستہ

دوئم۔ ہماری مدد کر۔ یورپ ایشیا سے کس بات کی مدد مانگتا ہے۔ اُس کو زور اور قوت کی حاجت نہ تھی۔ روما اپنے قوت بازو سے دنیا کی قوموں کو فتح کر کے ساری دنیا کی ملکہ بنی بیٹھی تھی۔ اُس کو دولت کی حاجت نہ تھی ساری دنیا اپنی دولت و حشمت تاج و تخت سب کچھ روما کے قدموں پر انڈیل کر اُس کو پوجتی تھی۔ اُس کو علم و حکمت کی حاجت نہ تھی یونان کے حکما کے مقابلے میں کون اپنے علم و حکمت کا فخر کر سکتا تھا جن باتوں سے دنیا کی نظر میں خوشی و خرمی سے زندگی گذرتی ہے رومی سلطنت کو اُن میں سے کسی بات کی کمی نہ تھی۔ تو آسودہ اور اقبالمند یورپ اس مقدونی آدمی میں ہو کر کیوں پولوس کے آگے کھڑا ہے اور منت کر کے کہتا ہے کہ پار اُتر کر آ اور ہماری مدد کر۔ اس کا ایک ہی جواب ہے کہ یورپ یا رومی سلطنت میں وہ شے نہ تھی جس کے بغیر زندگی موت ہے۔ اور جس کے حصول سے زندگی موت کو نگل جاتی ہے۔ پولوس کے پاس وہ چیز موجود تھی یعنے **یسوع** نام۔

سوئم۔ اس رویا کا تاریخی نتیجہ۔ پولوس کی اس رویا سے دنیا کی تاریخ بدل گئی۔ انجیل خدا کی قدرت ہے۔ اس قدرت نے یورپ کی صورت بدل دی۔ رومی سلطنت کے جاہ و جلال پر انجیل نے اپنی روشنی چمکا کر یورپ کو ساری دنیا پر سرفراز کر دیا۔ ہم جب اس رویا پر غور کرتے ہیں تو بہت حیران ہوتے ہیں۔ یورپ کا سورج پوربی قوموں کو چھوڑ کر کیوں پچھم میں جا چمکا۔ مناسب تھا کہ پہلے مسیحی مذہب مشرقی قوموں میں پھیلتا اور بعد کو مشرق سے مغرب کو جاتا۔ پولوس بھی جب آسیہ اور بتونیہ میں کلام سنانے کی کوشش کرتا تھا تو ضرور اسی طبعی اصول کی پیروی کرتا تھا لیکن یسوع کی روح نے اُسے روکا اور اس رویا کے وسیلے سے مسیحیت مشرق سے مغرب کو پہونچ گئی۔ پروفیسر سٹاکر صاحب سچ فرماتے ہیں کہ قرین قیاس تھا کہ یہ دین پہلے اُن لوگوں میں پھیلتا جو یہودیوں سے قریبی رشتہ رکھتے تھے۔ مغرب کی طرف آنے کی بجائے یہ مشرق کی طرف پھیلتا۔ غالباً عرب میں داخل ہوتا اور اُن کو فتح کر لیتا جہاں **محمد** عربی کا علم ابھرا۔ شاید یہ وسط ایشیا کے خانہ بدوش قبیلوں میں جا گھستا اور پھر جنوب کی طرف مڑ کر کوہ ہمالیہ کے دروں میں سے دریائے گنگا۔ اٹک اور گوداوری کے کنارے پر اپنے مندر بناتا۔ شاید اور مشرق کیطرف بڑھکر چین کی گنجان آبادی میں داخل ہو کر ان لوگوں کو کنفیوشس کی سرد مہر دنیوی تعلیم سے نجات دیتا۔ اگر ایسا ہوتا تو ہندوستان اور جاپان سے اب وقت مشنری انگلستان میں آکر صلیب کی داستان سناتے۔ لیکن خدا نے یورپ کو یہ مبارک فوقیت بخشی اور جب پولوس یورپ کو گیا تو اس بڑا عظم کی قسمت نے پلٹا کھایا۔ سچ ہے کہ اس رویا نے دنیا کی تاریخ بدل دی۔ آہی دانش میں مشرقی قومیں ہنوز اس قابل نہ تھیں کہ پہلے مسیحیت ان میں جا کر گھر کرے اگر ایسا ہوتا تو شاید مسیحی دین ویدانتی یا صوفیانہ صورت اختیار کر کے محدود دائرہ میں بند رہ جاتا۔ اسلئے آسمانی دین کو عالمگیر صورت دینے کی غرض سے یہ پہلے یورپ میں بھیجا گیا

ضرورت ۳/

ایڈورڈس سی ایم ایس ہائی سکول کیلئے ایک ٹیچر کی ضرورت ہے۔ پادری مارک سالسبری ایل ایل ڈی ایڈورڈس ہائی سکول پشاور۔

ضرورت ۴/

ایک عیسائی متاد کی ضرورت ہے جو دیہات میں کام شروع کرے اور چلاوے۔ ہندی اور اردو زبان سے واقف ہو۔ انگریزی کا تعلیمیافتہ ہو۔ پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجنا چاہیے۔

پروفیسر آئی ڈبلیو۔ جوہری۔ اندور (سی آئی)

تیل واسطے زخم ۱۲/۲

یہ تیل ہر قسم کے زخم پھوڑا پھنسی۔ داد کھجلی اور کھجلی کے لئے انسان مویشیوں کو یکساں فائدہ کرتا ہے مجرب قیمت فی شیشی ایک اونس ۸ آنہ ۲ اونس شیشی ۱ روپیہ

سرمہ واسطے روہا آنکھ

ایک ہی دن میں فائدہ کرنے والا نہایت بیش قیمت ہے۔ قیمت ایک تولہ ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) ڈاکٹر اے۔ نیوٹن اوبیڈیا ۔ ڈاکخانہ لکھن پور سرگجہ سی۔ پی

ایسٹر کی خوشی میں رعایت

اپنشدوں میں آن کی تعلیم سے واقفیت کرنا ہر مسیحی خصوصاً مسیحی مناد کو ضروری ہے۔ ہندو فلسفیانہ مذہب کی اردو میں اپنشدوں کی تعلیم ایک واحد کتاب ہے۔ اس بڑی رعایت سے فائدہ اٹھاؤ ورنہ بعد میں وہی اصل قیمت عہ ہوگی۔ مگر اب علاحدہ قیمت ۸/ معہ محصولڈاک میں دیجاتی ہے۔ المشتہر

پادری کیول سنگ امرسد عو لودیانہ

بزنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ سے جاری ہے اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پرفضا اور صحت افزا مقام پر واقعہ ہے۔ اس کے متعلق وسیع اور ہوادار بورڈنگ ہوس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کیلئے ایک خوش وضع حوض عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ مزید برین سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیمیافتہ ہیں سکول ہذا میں چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجایش ہے۔ لہذا اطلاع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلباء پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔ المشتہر

پرنسپل بزنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

قایم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات۔ یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ دراز سے جاری ہے مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۷ء سے حصہ لوور پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی کردی ہیں جس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام بخوبی طور پر ہوگیا ہے شرح خرچ خوراک مع فیس طالب علم ۵ ماہوار اگر ایک خاندان سے ۲ ہوں للعہ ۳ ہوں للعہ وعلاوہ اور کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت ارزاں قیمت پر فروخت ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جن رکشا و ٹوکول بروڈگرام وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں قیمت جن رکشا لعہ سے ۱۵ تک روٹوکول لعہ سے عہ روپیہ تک مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک عہ

ہندوستان و پنجاب سے معہ " ے

غیر ممالک سے " " ۱۴/

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائے گی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ہے	ے	لعہ
چوتھائی کالم	ے	لعہ	عہ
نصف کالم	لعہ	عہ	ریہ
پورا کالم	عہ	ریہ	ـہ
پورا صفحہ	صہ	صعہ	اصہ

ہر ایک دفعہ کیلئے فی سطر ۳ ایک روپیہ سے کم اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں۔

دی ہاؤس آف دی ہارٹ **باغ دل** ایڈیٹر مسٹر محمد اسمٰعیل خاں صاحب

یہ ایک سہ ماہی رسالہ انگریزی اور اردو فارسی میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے۔ اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ۸ اگر ۱۰ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں ترنی کاپی ۶ چارج کیا جاتا ہے یہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جاویگی۔ نمونہ مہر کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے درخواستیں بنام ای۔ ایم ویری ڈی ڈی آنریری سکرٹری سی ایل لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں۔

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو بزبان انگریزی اور رومن اردو الہ آباد سے شایع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیا کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران ۱۲ سے سب کر عہ روپیہ تک نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوہ یو پی سے طلب کر سکتے ہیں۔

پادری ای۔ ایم ویری ڈی ڈی ایڈیٹر و مہتمم نور افشان کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام واٹلی برادر چھپا